غوثِ معظّم، نورِ ھدیٰ، مختارِ نبی، مختارِ خدا
سُلطانِ دو عالم، قُطبِ عُلیٰ حیران جلالات ارض و سما

(خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ)

# القصیدۃ الغوثیہ

سلام حضوری فتوے نادرہ (حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے متعلق)
ترکیب ختم شریف و طریقہ ایصال ثواب

ھدیہ
۴-۰۰

ملنے کا پتہ۔ غوثیہ کتب خانہ (رجسٹرڈ)
۳۰ سرکلر روڈ، بیرون شاہ عالمی دروازہ لاہور

البرکت پریس بیرون شاہ عالمی گیٹ لاہور

(۷۸۶)

# اورادِ وظائف زراقیہ

ہر نماز کے بعد ۱۶۶ بار کلمہ شریف ۔ ۷۰ بار استغفار (اَستَغفِرُ اللہَ العَظِیمَ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَاَتُوبُ اِلَیہِ) ۱۰۰ بار درود شریف (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَولٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلِّم)

علاوہ ازیں نمازِ فجر، ظہر، عصر اور عشا کے بعد ۱۸ مرتبہ اور نمازِ مغرب کے بعد ۲۸ مرتبہ سورۃ فاتحہ (الحمد شریف)




ماہنامہ

# شاہِ ولایت

لاہور

بمقام اشاعت: دربار حضرت حافظ برکت علی قادری علیہ الرحمۃ کوچہ غوثیہ نیا بازار لاہور

دفتر برائے رابطہ: ماہنامہ شاہ ولایت البرکت پریس ۳۲ سرکلر روڈ بیرون شاہ عالمی گیٹ لاہور




# القصیدۃ الغوثیۃ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِی

عشق و محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے، پس میں نے اپنی شراب کو کہا کہ میری طرف لوٹ آ۔

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِی فِی کُؤُوسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِی

پیالوں میں (بھری ہوئی) وہ شراب میری طرف دوڑی، پس میں اپنے احباب کے درمیان نشۂ شراب سے مست ہوگیا۔

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ بھی عزم کرو اور میرے حال میں داخل ہو جاؤ یعنی میرے رنگ میں رنگے جاؤ، کیونکہ آپ بھی میرے رفقاء ہیں۔

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِىْ
فَسَاقِى الْقَوْمِ بِالْوَافِىْ مَلَالِىْ

ہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جامِ معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو، کیونکہ ساقیٔ قوم نے میرے لئے لبالب جام بھر رکھا ہے۔

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِىْ مِنْ بَعْدِ سُكْرِىْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّىْ وَاتِّصَالِىْ

میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری بچی کھچی شراب پی لی، لیکن میرے بلند مرتبے اور قرب کو نہ پا سکے۔

مَقَامُكُمُ الْعُلٰى جَمْعًا وَّلٰكِنْ
مَقَامِىْ فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِىْ

اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے پھر بھی میرا مقام آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔

اَنَا فِىْ حَضْرَةِ التَّقْرِيْبِ وَحْدِىْ
يُصَرِّفُنِىْ وَحَسْبِىْ ذُو الْجَلَالِ

میں بارگاہ قربِ الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے پھیرتا ہے (یعنی ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر ترقی دیتا ہے) اور خداوند تعالیٰ میرے لئے کافی ہے۔

ل وَهِيْمُوْا وَاشْرَبُوْا - خوب سیراب ہو کر پیو ٭

أَنَا الْبَازِيُّ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ أُعْطِيَ مِثَالِي

جس طرح باز اشہب (سیاہ و سفید پروں والا باز) تمام پرندوں پر غالب ہے اسی طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں۔ بتاؤ مردانِ خدا میں سے کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہے

كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِي بِتِيجَانِ الْكَمَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا، جس پر عزم (ارادہ مستحکم) کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سر پر رکھے۔

وَأَطْلَعَنِي عَلَى سِرٍّ قَدِيمٍ
وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالِي

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رازِ قدیم پر مطلع کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا کیا۔

وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالٍ

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قطبوں پر حاکم بنایا ہے، پس میرا حکم ہر حالت میں جاری ہے۔

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

اگر میں اپنا راز یا توجہ دریاؤں پر ڈالوں تو تمام دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو کر خشک ہو جائے اور ان کا نام و نشان نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں ایسے مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

اگر میں اپنے راز کو مردہ پر ڈالوں، تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اٹھ کھڑا ہو۔

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

مہینے اور زمانے جو گذر چکے ہیں یا گذر رہے ہیں، بلا شک وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

اور وہ مجھ کو گذرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر اور اطلاع دیتے ہیں۔ (اے مُنکرِ کرامات) جھگڑے سے باز آ۔

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ
وَاِفْعَلْ مَا تَشَآءُ فَالْاِسْمُ عَالِ

اے میرے مرید! سرشار عشقِ الٰہی ہو اور خوش رہ اور بے باک ہو اور خوشی کے گیت گا اور جو چاہے کر کیونکہ میرا نام بلند ہے،

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اے میرے مرید کسی سے مت ڈر۔ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے، اُس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے۔

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاؤُسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

میرے نام کے ڈنکے زمین و آسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نگہبان و نقیب میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں۔

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے اور میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے ہی صاف تھا، یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مُصفّا تھی۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

میں نے خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا، تو وہ سب مل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

میں علم پڑھتے پڑھتے قطب ہو گیا اور میں نے خداوند تعالیٰ کی مدد سے سعادت کو پالیا!۔

رِجَالِی فِی ھَوَاجِرِھِم صِیَامٌ
وَفِی ظُلَمِ اللَّیَالِی کَاللَّآلِی

میرے مُرید موسم گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔

وَکُلٌّ وَلِی لَہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّی
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالٖ

ہر ایک ولی کے لئے ایک قدم یعنی مرتبہ ہے اور میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں جو آسمانِ کمال کے بدرِ کامل ہیں۔

نَبِیٌّ ھَاشِمِیْ مَکِّیٌّ حِجَازِی
ھُوَ جَدِّی بِہٖ نِلْتُ الْمَوَالِی

وہ نبی مکرم ہاشمی، مکی اور حجازی میرے جدِ پاک ہیں۔ انہیں کی وساطت سے میں نے بزرگی کو پایا۔

مُرِیْدِی لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّی
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالٖ

اے میرے مُرید! تو کسی چغل خور شریر سے نہ ڈر کیونکہ میں لڑائی میں اولوالعزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں۔

أَنَا الْجِیلِیُّ مُحِی الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

میں گیلان کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا نام ہے اور میرے (فیض و صداقت کے) نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

أَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ[1] مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں اور میرا مرتبہ مخدع (خاص مقام) ہے اور میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں۔

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اور عبدالقادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا پاک یعنی سرکار دو عالمیاں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چشمۂ کمال کے مالک ہیں۔

---

تَقَبَّلْنِیْ وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِیْ
اَغِثْنِیْ سَیِّدِیْ اُنْظُرْ بِحَالِیْ

مجھے منظور فرمایئے اور میرا سوال رد نہ کیجئے، میری فریاد رسی کیجئے، میرے آقا! میرا حال ملاحظہ فرمایئے۔

---

[1] مُخْدَعْ بضم میم و بکسر میم (دیوانِ خاص جہاں بادشاہ اپنے مشیروں کے ساتھ مشورہ کرتے ہیں)




# سلام حضوری

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حیات النبی

السلام اے آنکہ توحیدِ احد از تو عیان
میمِ احمد در احد شد چشمۂ فیضان روان صلی اللہ علیہ وسلم

السلام اے آنکہ شانِ تست نورِ ذاتِ حق
ہست نورت مظہرِ انوارِ ذاتِ مستعان

السلام اے آنکہ ذاتِ پاکِ تو در کائنات
ناظر و حاضر بود در ہر زمان و ہر مکان

السلام اے آنکہ کردی سیر اندر لمحۂ
در شبِ معراج بیشک از زمین تا لامکان

السلام اے آنکہ شد پیدا ز نورت عالمے
گفت حق لولاک در شانِ تو بیشک بیگمان

السلام اے آنکہ روشن از تو جملہ کائنات
جلوۂ نورِ مبینِ تست در ہر جا عیان

السلام اے آنکہ نورت در جبینِ اولیاست
از جمالِ تست پیدا در وجودِ شان نشان

السلام اے آنکہ از نورِ ہدایت ہر کجا

اُمّتِ خود را نگہ داری ز شیطاں ہر زمان
السّلام اے آنکہ ذاتت رحمۃٌ للعالمین
دوستان و دشمناں را ہم تو می بخشی امان
السّلام اے آنکہ دست اندر کمر کردہ بزور
عاصیاں را می کشی از نارِ دوزخ در جنان
السّلام اے آنکہ داری اُمّتِ خود در نظر!
ورنہ شیطانِ لعیں کردے ورا ایماں زیان
السّلام اے آنکہ ہرگز نے فراموشش از تو کس
اُمّتِ خود را تو ہستی پاسبانِ مہربان
السّلام اے آنکہ از یومِ ازل تا روزِ حشر!
جلوہ افزا می شوی گاہے عیاں گاہے نہان
السّلام اے آنکہ در صد رنگ جلوہ مے کنی
گاہ ظاہر گاہ باطن از ازل تا جاودان
السّلام اے آنکہ تا میلادِ پاکت نورِ تو
در تسلسل ماند اندر صلبِ پاکِ طیّبان
السّلام اے آنکہ در ادراکِ کُنہِ شانِ تو
جُز خدائے ہیچ کس را طاقتِ نطقِ زبان
السّلام اے آنکہ بخشیدی بایں بندہ تو
عزّتِ عرضِ سلام و برکتِ ایمان و جاں

## حاضر و ناظر کے متعلق علمائے اکرام کا

# نادر فتویٰ

کروڑہا صلوٰۃ و سلام اس نورِ مجسم سرکارِ دو عالم، اللہ کے پیارے حبیبِ لبیب، رحمتِ عالمیاں، شفیعِ مجرماں، سید المرسلین خاتم النبیین پر جن کی ذاتِ گرامی ہر زمان و مکان میں حاضر و ناظر ہے۔ لیکن دیکھنے کے لئے چشمِ بصیرت کی ضرورت ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ؟

**اِسْتِفْتَاء** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین : زید کہتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام حاضر و ناظر ہیں تمام احوالِ اُمّت پر، عمرو کہتا ہے کہ اس کا قائل کافر ہے ان میں سے کون حق پر ہے۔ بینوا و توجروا

**الجواب** : حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا رب عزوجل فرماتا ہے : یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ه (اے نبی ہم نے آپ کو بھیجا شاہد اور بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا) اور فرماتا ہے : فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا ه (کیسا دن ہوگا جب ہم ہر گروہ میں سے ایک گواہ لائینگے اور آپکو ان سب پر گواہ بنا کر لائینگے) شاہد شہود سے ہے اور شہود حضور ہے شاہد مشاہد سے ہے اور مشاہدہ رویت ہے تو وہ بیشک شاہد ہیں بیشک حاضر ہیں بیشک

ناظرین وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ طبرانی معجم کبیر میں اور نعیم بن حماد کتاب الفتن میں اور ابونعیم دلائل میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ جِلْیَانًا مِّنَ اللّٰہِ جَلَّاہُ لِیْ کَمَا جَلَّاہُ لِلنَّبِیِّیْنَ مِنْ قَبْلِیْ (بیشک اللہ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے تو میں دیکھ رہا ہوں دنیا اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا جیسا کہ اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں یہ اللہ کی طرف سے روشنی ہے جو اس نے میرے لئے کی ہے جیسے مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کیلئے کی تھی) رب عزوجل فرماتا ہے: وَکَذٰلِکَ نُرِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ۔ (اور ایسے ہی ہم ابراہیم علیہ السلام کو دکھاتے ہیں اپنی ساری بادشاہی آسمان و زمین کی تو جس چیز کو اللہ کی سلطنت سے خارج مانئے وہی ابراہیم علیہ السلام سے غائب ہے لیکن کوئی چیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی سلطنت سے خارج نہیں ہوسکتی تو آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز ابراہیم علیہ السلام کی نگاہ سے غائب نہیں۔

امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں: رب عزوجل نے اَرَیْنَاہُ نہ فرمایا کہ انقطاع کا وہم دے بلکہ نُرِیْ فرمایا کہ تجدد و بقا پر دال ہو (تاویل کی گنجائش بہت ہوتی ہے ظاہر لفظ رسول کریم علیہ السلام کا اس کَذٰلِکَ کا مشار الیہ بتایا جائے) ہم ایسے ہی دکھاتے ہیں ابراہیم کو ایسے کیا معنی؟ وہ دوسرا کون ہے جس کے دکھانے سے تشبیہ دی جارہی ہے کہ جیسے انہیں دکھائے اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کو دکھائے۔ ہاں ہم سے سنو وہ مشبہ بہ وہ اصل الاصول کمالات وہ منبع بحار و انہار مرجع اضواء و انوار کون ہیں؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن کے صدقے میں اہلِ کمال نے کمال پایا۔ تمام فضائل و کمالاتِ انبیا اُن کے فضائل کا پرتو ہے۔ امامِ اجل سیّدی ابو محمد بوصیری قدس سرہٗ قصیدہ مبارکہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا هَا الْعٰلَمِيْنَ وَ اَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

(عزّت والے رسول جتنی نشانیاں لائے وہ حضور ہی کے نورِ مقدس سے ان کو ملیں اس لئے کہ حضور آفتابِ فضل ہیں تمام انبیا حضور کے ستارے ہیں کہ اندھیروں میں حضور ہی کا نور لوگوں کو پہنچاتے ہیں یہاں تک کہ جب اس آفتابِ فضل نے طلوع فرمایا۔ اس کی ہدایت سارے جہان کو عام ہو گئی اور اُس نے سب مردہ دلوں کو جِلا دیا)۔

پہلے امام علیہ الرحمۃ قصیدہ مبارک ام القرٰے میں فرماتے ہیں ؎

كَيْفَ تَرْقٰى رُقِيَّكَ الْاَنْبِيَاءُ يَا سَمَاءً مَا طَاوَلَتْهَا سَمَاءُ

لَمْ يُدَانُوْكَ فِيْ عُلَاكَ وَقَدْ حَا لَ سَنًى مِّنْكَ دُوْنَهُمْ وَسَنَاءُ

اِنَّمَا مَثَّلُوْا صِفَاتِكَ لِلنَّا سِ كَمَا مَثَّلَ النُّجُوْمَ الْمَاءُ

کیونکر حضور کے مرتبہ پر ترقی پائیں انبیائے وہ آسمان جس سے کوئی بلندی میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حضور کی بلندیوں کے پاس بھی وہ نہ جا سکے حضور کی بلندی اور حضور کی روشنی بیچ میں حائل ہو گئی۔ انہوں نے تو اپنے کمالات میں حضور کے کمالات کی تصویر دکھائی ہے جیسے پانی ستاروں کی تصویر دکھاتا ہے۔ تو یہ نظر محیط کہ تمام ملکوت السمٰوات و الارض کو عام ہے (ابراہیم علیہ السلام نے کس سے پائی؟ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

آلہٖ وسلّم سے) ان کی نظرِ محیط کی تصویر ہے۔ تصویر ذوالصورۃ کے مشابہ ہوتی ہے اسی مشابہت کو تو فرماتے ہیں کَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرَاهِيْمَ ۔

جامع ترمذی وسنن دارمی وغیرہما کتب معتبرہ میں بروایات صحیحہ حضرت سیدنا معاذ بن جبل وغیرہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں: اَتَانِیْ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَقَالَ لِیْ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی (میرا رب میرے پاس تشریف لایا ایسا تشریف لانا جو عقول سے وراء اور اس کی جلال وعزت کے شایان ہے اس نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملاء اعلیٰ باہم کس بات میں مباہات کرتے ہیں میں نے عرض کی اے میرے رب تو خوب جانتا ہے فَوَضَعَ یَدَہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَھَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ اس نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا۔ ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی۔ اس ہاتھ رکھنے سے کیا ہوا۔ فرماتے ہیں: فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے) فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (میں نے جان لیا جو کچھ شرق سے غرب تک ہے) فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ (ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی) فقط روشن ہوجانے پر قناعت نہ فرمائی بلکہ وَعَرَفْتُ زیادہ فرمایا یعنی میرا دیکھنا ایسا نہیں کہ اجمالی طور پر اشیاء سامنے حاضر ہیں مجمل طور پہ دیکھ لیں اور پہچان میں نہ آئیں۔ نہیں میں نے سب کچھ دیکھا اور سب کچھ پہچانا۔ حضور کے بیٹوں میں سے ایک بیٹے۔ حضور کے غلاموں میں سے ایک

غلام اور کیسے غلام نہایت عزیز اور پیارے غلام۔ کیسے بیٹے، نہایت محبوب بیٹے حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اَلسُّعَدَاءُ وَالْاَشْقِیَاءُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَاِنَّ عَیْنِیْ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ۔ (بیشک تمام سعید اور تمام شقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں اور بیشک میری آنکھ لوحِ محفوظ میں ہے) اور فرماتے ہیں ؎

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا ‍ ‍ ‍ ‍ کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِیْ

(میں نے اللہ کے تمام ملک کو اس طرح دیکھا۔ گویا وہ سب ملک میرے سامنے ایک رائی کے دانہ کے برابر ہے) حضرت سیدنا بہاؤ الحق والدین قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ نے فرمایا: "مرد وہ ہے کہ تمام روئے زمین اس کے سامنے کفِ دست کی مثل ہو" فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ مرد وہ ہے۔ کہ تمام روئے زمین اس کے سامنے انگوٹھے کے ناخن کے برابر ہو۔ غرض وہ بلا شبہ حاضر و ناظر ہیں۔ ان کا رب عزّ وجلّ فرماتا ہے: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا (اے ایمان والو! سب اللہ کی طرف توبہ کرو) توبہ میں یقیناً قطعاً شرع کو جلدی منظور ہے۔ گھڑی بھر کی تاخیر منظور نہیں نہ یہ کہ مہینے دو مہینے کیلئے اٹھا رکھی جائے اور بھی قرآن کریم سے اب پوچھئے توبہ کا طریقہ کیا بیان فرماتا ہے: وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ (اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور معافی چاہیں اور آپ بھی اُن کے لئے معافی چاہیں تو ضرور اللہ کو پائیں گے توبہ قبول فرمانے والا مہربان) توبہ ہم سے مانگتے ہیں اور فوراً مانگتے ہیں اور طریقہ یہ بتاتے ہیں کہ ان کے حضور حاضر ہو کر توبہ کرو اگر وہ دور ہیں تو فوری توبہ

کیسے ممکن اور مدینہ طیبہ حاضر ہونا ہر مسلمان کو کیسے آسان اور اگر گیا بھی تو تا تریاق از عراق کا مضمون نہیں نہیں یہی معنی ہیں کہ وہ ہر جگہ حاضر ہیں ہر مسلمان کے دل میں وہ تشریف فرما ہیں ہر مسلمان کے گھر میں وہ تشریف فرما ہیں علی قاری شرح شفائے امام قاضی عیاض میں اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جب کسی تنہا مکان میں جاؤ۔ جہاں کوئی نہ ہو۔ یوں کہو۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ فرماتے ہیں: لِاَنَّ رُوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَاضِرَةٌ فِيْ بُيُوْتِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح تمام مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہے) یہ لفظ کی تصریح ہے اور حضرت محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے جابجا تصریح فرمائی کہ حضور ہر چیز پر حاضر و ناظر ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جو شخص ایسے مسئلہ کو جو قرآن عظیم و حدیث صحیح و ارشادات علماء سے ثابت ہے، کفر کہے، وہ اپنے اسلام کی خبر لے۔ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

## دستخط و مُہر

(۱) عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں محمدی سنی حنفی، قادری، برکاتی بریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ دستخط (۲) المجیبُ مصیبٌ فقیر حمد اللہ کمال الدین المتخلص القادری المحمودی عفی عنہ بقلم خود۔ دستخط (۳) احمد حسین رامپوری عفی عنہ مقیم درگاہِ معلیٰ اجمیر شریف دستخط (۴) الجواب صحیح و صحیح صحیح ابو النصر محمد یعقوب حنفی القادری بلاسپوری۔ دستخط (۵) الجواب صحیحٌ امیر علی خاں بلھاری عفی عنہ البھاری مدرس مدرسہ جامع مسجد شاہجہان پور۔ دستخط (۶) الجواب صوابٌ محمد ظہور الحسین النقشبندی عفی عنہ مدرس اول مدرسہ اہلِ سنت و جماعت واقعہ بانس بریلی۔ دستخط (۷) المجیب اللبیب لاریب مصیب فیما اجاب فللہ درہ فہیم مجتہد و اصاب۔ أنا العبد الفقیر الحقیر المسکین محمد اکرام الدین عفی عنہ خطیب و امام مسجد وزیر خان لاہور۔ دستخط

---

نوٹ: اس فتویٰ کی تائید میں پنجاب یو۔پی کے اندر بھی بہت سے علماء کے تائیدی دستخط موجود تھے لیکن عدم گنجائش کی وجہ سے درج نہیں کر سکے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# ترکیب ختم شریف

جناب سرکارِ دو عالم نبی مکرم نورِ مجسم ہادی اِنس و جاں رحمتِ عالمیاں صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم

۱۲ ربیع الاوّل

اَلحمد شریف ۱۱ مرتبہ، درود شریف ۳۶۰ مرتبہ، یَا ھَادِیْ یَا نُوْر ۳۶۰ مرتبہ، یَا ھَادِیْ یَا مُنَوِّرُ ۳۶۰ مرتبہ، یَا حَضْرَت سَیِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ شَیْئًا لِلّٰہِ ۳۶۰ مرتبہ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۳۶۰ مرتبہ، صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی سَرْمَدًا عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ فریاد رس یا حضرت اَلْمَدَدْ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۃ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَضْرَت سَیِّدَ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ شَیْئًا لِلّٰہِ مُشْکِلْ کُشَا بِالْخَیْرِ ۳۶۰ مرتبہ، دُرُوْد شریف ۳۶۰ مرتبہ اَلحمد شریف ۱۱ مرتبہ، یَا حَضْرَت یَا سَرْوَرْ یَا صِدِّیْق یَا عُمَر یَا عُثْمَان یَا حَیْدَر یَا شَبِّیْر یَا شَبَّرْ شرکن دفع خیر آور ۳۶۰ مرتبہ، اَلحمد شریف ۱۱ مرتبہ۔

---

## ترکیب ختم غوثیہ عالیہ

الحمد شریف ۱۱ مرتبہ۔ درود شریف ۱۱۱ مرتبہ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۱۱ مرتبہ۔ خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا
لِلّٰهِ یَا حَضْرَت سُلْطَان شَیْخ سَیِّد عَبْدُ الْقَادِر جِیْلَانِی اَلْمَدَدْ ۱۱۱ مرتبہ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۝ وَوَضَعْنَا
عَنْکَ وِزْرَکَ ۝ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ ۝ وَرَفَعْنَا لَکَ
ذِکْرَکَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
یُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ
۱۴۱ مرتبہ۔ سُوْرَةُ یٰسٓ ایک مرتبہ۔ یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ ۱۱۱
مرتبہ۔ یَا کَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ ۱۱۱ مرتبہ۔ یَا شَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ
۱۱۱ مرتبہ۔ یَا هَادِیْ اَنْتَ الْهَادِیْ ۱۱۱ مرتبہ۔ یا حضرت شاہ محی الدین
مشکل کشا بالخیر ۱۱۱ مرتبہ۔ یَا حَضْرَت غَوْث اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۱۱
مرتبہ۔ سَهِّلْ فَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ
الْاَبْرَارِ ۱۱۱ مرتبہ۔ امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا غوث اعظم دستگیر ۱۱۱ مرتبہ۔ یَا شَیْخ سَیِّد
عَبْدُ الْقَادِر شَیْئًا لِلّٰهِ ۱۱۱ مرتبہ۔ مشکلات بے عدد داریم
شَیْئًا لِلّٰهِ غوث اعظم پیرما ۳ مرتبہ۔ ما ہمہ محتاج تو حاجت روا
اَلْمَدَدْ یَا غَوْثِ اَعْظَم سَیِّدَا ۳ مرتبہ۔ خُذْ بِیَدِیْ یَا شَاهِ
جِیْلَان خُذْ بِیَدِیْ۔ شَیْئًا لِلّٰهِ اَنْتَ نُوْرُ الْاَحْمَدِ صلی اللہ علیہ وسلم ۳ مرتبہ
وقت امداد یا شہ بغداد رس بفریاد یا شہ بغداد ۳ مرتبہ۔ درود شریف
۱۱۱ مرتبہ۔ اَلْحَمْدُ شَرِیْف ۱۱ مرتبہ۔

مندرجہ بالا ختم شریف کے بعد کلمہ شریف و اسم ذات کا ذکر کیا جائے۔

نوٹ: اسم ذات (اللہ) کا ذکر کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے جائیں: تکلمۃ

حَقٌّ عَلَيْهَا وَبِهَا نَحْيٰ وَنَمُوْتُ وَنُبْعَثُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهَا مِنَ الْاٰمِنِيْنَ آمِيْن اور ذکر شریف ختم کرنے کے بعد اَللّٰهُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

## ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وصال ۲۲ جمادی الآخر

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ ۔ سورہ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ ۔ سورہ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ سورہ والعصر ۱۰۰ مرتبہ ۔ کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ ۔ کلمہ طیب ۱۰۰ مرتبہ ۔ آیہ کریمہ ۱۰۰ مرتبہ درود شریف ۱۰۰ مرتبہ ۔ شیئاً للہ یا حضرت صدیق عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ ۔

## ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وصال ۲۸ ذی الحجہ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ ۔ سورہ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ ۔ سورہ الم نشرح ۱۰۰ مرتبہ یا وَہّابُ ۱۰۰ مرتبہ ۔ یا فَتّاحُ ۱۰۰ مرتبہ ۔ یا باسِطُ ۱۰۰ مرتبہ ۔ یا غَنِیُّ ۱۰۰ مرتبہ ۔ یا کافی ۱۰۰ مرتبہ ۔ یا رازق ۱۰۰ مرتبہ ۔ درود شریف ۱۰۰ مرتبہ ۔ شیئاً للہ یا حضرت فاروق عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ ۔

## ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وصال ۱۸ ذی الحجہ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ ۔ سورہ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ ۔ سورہ والعصر ۱۰۰ مرتبہ ۔ آیہ کریمہ ۱۰۰ مرتبہ یا کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ ۔ درود شریف ۱۰۰ مرتبہ ۔ شیئاً للہ یا حضرت عثمان عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ ۔

# ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

تاریخ وصال ۲۱ رمضان المبارک

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ ؛ سورہ الم نشرح ۱۰۰ مرتبہ ؛ سورہ انا اعطیناک ۱۰۰ مرتبہ ؛ سورہ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ ؛ کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ ؛ آیت کریمہ ۱۰۰ مرتبہ یا کافی ۱۰۰ مرتبہ ؛

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِي بِعَظَمَتِكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ بِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا وَلِيُّ يَا وَلِيُّ يَا وَلِيُّ بِمَحْبُوبِيَّتِكَ يَا مُحْيِ الدِّيْنِ يَا مُحْيِ الدِّيْنِ يَا مُحْيِ الدِّيْنِ ۱۰۰ مرتبہ ؛ يَا خَالِقُ ۱۰۰ مرتبہ ؛ يَا وَهَّابُ ۱۰۰ مرتبہ ؛ يَا تَوَّابُ ۱۰۰ مرتبہ ؛

شَاہِ مَرْدَاں شیرِ یَزْدَاں قُوَّتِ پَروردگار
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَار

۱۰۰ مرتبہ

لِیْ خَمْسَةٌ اُطْفِیْ بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَه
اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَه

۱۰۰ مرتبہ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ ؛ سورہ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ ؛ شیئاً للہ یا حضرت علی عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ ؛

نوٹ : ختم شریف میں سب سورتیں مع بسم اللہ شریف پڑھیں ؛

# التجا بدربار عالیہ غوثیہ

از فقیر حقیر سگِ درگاہِ جیلانی برکت علی عفی عنہٗ

کون کھڑا دربار ہمارے ۔ کبھی تو صاحب پوچھیں گے

گو مجرم بدکار بڑے ہیں — منہ ڈھانپے دربار کھڑے ہیں
آپ ہیں بخشنہار ہمارے ۔ کبھی تو صاحب پوچھیں گے

گہری ہے ندیا دُور کنارا — ترن نہ جانوں ۔ اس غم مارا
بستے ہیں ساجن پار ہمارے ۔ کبھی تو صاحب پوچھیں گے

سُن کر نالہ و گریہ زاری — پوچھ ہی لیں سرکار ہماری
کیوں رووت دربار ہمارے ۔ کبھی تو صاحب پوچھیں گے

کٹھن ہے منزل رستہ پرخار — قدم نہیں اُٹھتے ۔ چلنا دشوار
سر پر غم کا بار ہمارے ۔ کبھی تو صاحب پوچھیں گے

نام ہے عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا — وہ قادر کے ، قادر اُن کا
دو جگ میں غم خوار ہمارے ۔ کبھی تو صاحب پوچھیں گے

حافظ انکے لطف و کرم سے — چھُٹ گئے قیدِ مصائب و غم سے
بخت ہوئے بیدار ہمارے ۔ کبھی تو صاحب پوچھینگے

# ایصالِ ثواب کا طریقہ

نعت خوانی، ختم شریف، ذکر و اذکار، قیام و سلام اور تلاوتِ قرآن مجید کے بعد اس طرح ایصالِ ثواب کریں :— "یا اللہ جو کلماتِ طیبات اس محفلِ مقدس میں پڑھے اور سُنے گئے اور جو تبرکات طعام، شیرنی اور پھل پھول وغیرہ رکھے گئے ان سب کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے اپنی جناب میں قبول فرما کر ان کا ثواب پہنچا دیجیے۔ بخدمتِ اقدس حضور سید المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سرکارِ دو عالم حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ بارواحِ جمیع انبیاء و مرسلین علیہم السلام۔ بارواحِ والدین شریفین، آباء و اجداد اہلِ بیتِ عظام، ازواجِ مطہرات و اصحابِ کرام (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) تابعین، تبع تابعین، اماماِن اہلِ بیت (حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) و شہدائے کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بالخصوص بخدمتِ الاسلطان الاولیاء قطب الاقطاب حضور محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی غوثِ صمدانی، شہباز لامکانی میراں محی الدین شیخ سید عبدالقادر الجیلانی قدس سرہٗ النورانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جمیع بزرگان و سادات سلسلہ عالیہ قادریہ، اویسیہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ وغیرہ وغیرہ بارواحِ جمیع صدیقین، شہداء و صالحین، اولیاء کرام، صوفیائے عظام، خاصانِ خدا، مقربانِ الٰہ (متقدمین سے لے کر متاخرین تک)، بارواحِ جمیع المؤمنین و المؤمنات و المسلمین و المسلمات۔"

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَسَلَّمَ ۔

بعدہٗ اپنے اور جملہ مسلمانوں کے لئے دعائے خیر کریں ۔

---

سید انور حسین نفیس رقم لاہور ۱۹۵۳ء